روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
جمعہ 22 نومبر 2013ء 17 محرم 1435 ہجری 22 نبوت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 264

ہاتھ ہے تیری طرف......

ڈاکٹر رسل جارلز ماہر نباتیات وحیوانیات لکھتا ہے:

میرا خیال ہے کہ ایسے کھربوں پیچیدہ نازک اور منظّم خلیوں میں سے ہر ایک خلیہ ایسی ذات، ایسے ذہن اور ایسے خیال کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے ہم خدا کہتے ہیں۔ سائنس بھی اسے تسلیم اور قبول کرتی ہے۔

میرا ایمان ہے کہ خدا موجود ہے۔

(خدا موجود ہے، صفحہ 145، مرتبہ جان کلوورا مونزما۔ مترجم عبدالحمید صدیقی، مقبول اکیڈمی لاہور۔ طبع چہارم)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

دنیا میں خوشنودی اور توجہ دلانے کے لئے تالیاں پیٹی جاتی ہیں عربوں میں بھی یہی رواج تھا مگر آپ کو خدا تعالیٰ کی یاد اور اُس کا ذکر اتنا پسند تھا کہ اس غرض کے لئے بھی ذکر الٰہی ہی استعمال کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول تھے کہ نماز کا وقت آ گیا۔ آپ نے فرمایا ابوبکر! نماز پڑھا دیں۔ پھر کام سے فارغ ہو کر آپ بھی فوراً مسجد کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب نماز پڑھنے والوں کو معلوم ہوا کہ آپ مسجد میں تشریف لے آئے ہیں تو انہوں نے بیتاب ہو کر تالیاں بجانی شروع کر دیں جس سے ایک طرف تو یہ بتانا مقصود تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ان کے دل بے انتہاء خوش ہو گئے ہیں اور دوسری طرف ابوبکرؓ کو توجہ دلانا مطلوب تھا کہ اب آپ کی امامت ختم ہوئی اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے امام کی جگہ چھوڑ دی۔ نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر! جب میں نے تم کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا تو تم میرے آنے پر پیچھے کیوں ہٹ گئے؟ ابوبکرؓ نے کہا یَا رَسُوْلَ اللہ! اللہ کے رسول کی موجودگی میں ابوقحافہ کا بیٹا کیا حیثیت رکھتا تھا کہ نماز پڑھائے۔ پھر آپ صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ تالیاں پیٹنے سے تمہاری کیا غرض تھی۔ خدا کے ذکر کے وقت تالیوں کا بجانا تو مناسب معلوم نہیں ہوتا ہے۔ جب نماز کے وقت کوئی ایسی بات ہو کہ اُس کی طرف توجہ دلانی ضروری ہو تو بجائے تالیاں بجانے کے خدا کا نام بلند آواز سے لیا کرو۔ جب تم ایسا کرو گے تو دوسروں کو اس واقعہ کی طرف خود بخود توجہ ہو جائے گی۔ (بخاری کتاب الاذان باب من دخل لیوم الناس (الخ)

مگر اس کے ساتھ ہی آپ تکلف کی عبادت بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔ ایک دفعہ آپ گھر میں گئے تو آپ نے دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسّی لٹکی ہوئی ہے۔ آپ نے پوچھا یہ رسّی کیوں بندھی ہوئی ہے؟ لوگوں نے کہا یہ حضرت زینبؓ کی رسّی ہے جب وہ عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہیں تو اِس رسّی کو پکڑ کر سہارا لے لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے یہ رسّی کھول دو۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اتنی دیر عبادت کیا کرے جب تک اُس کے دل میں بشاشت رہے جب وہ تھک جائے تو بیٹھ جائے اس قسم کی تکلف والی عبادت کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

(بخاری کتاب التہجد باب ما یکرہ من التشدید فی العبادۃ)

ایم ٹی اے نے حق کھول دیا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”بہرحال مَیں یہ کہنا چاہتا تھا کہ گزشتہ چند سالوں سے عرب ممالک میں (دین حق) پر عیسائیت کی طرف سے ایسے حملے کئے جا رہے تھے جن کا جواب عام (۔) کو تو کیا بلکہ علماء کے پاس بھی نہیں تھا اور نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے جب تک وہ حضرت مسیح موعود کے کلام سے فیض نہ پائیں۔ تو اس کے جواب کے لئے ہمارے عرب بھائیوں نے ایم ٹی اے کے دونوں ون (One) اور ٹو (Two) چینلز پر پروگراموں کا ایک سلسلہ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شکریہ کے بے شمار خطوط اور فیکس (۔) کی طرف سے بھی اور بڑے بڑے سکالرز کی طرف سے بھی آئے کہ ہم تو بڑے بے چین تھے کہ کوئی ان کا جواب دے، ہمارے پاس تو کوئی جواب نہیں تھا۔ آپ لوگوں نے جواب دے کر ہمارے دلوں کی تسلی اور تسکین کے سامان پیدا کئے ہیں۔ ہم نے اس چینل پر عیسائی علماء کو بھی بولنے کا موقع دیا تھا ...... بہرحال دونوں طرف کُھل کر ڈسکشن (Discussion) کا موقع دیا جاتا تھا۔ بحثیں ہوتی تھیں تو لوگوں پر حق واضح ہوا اور حق کھل گیا۔“

(خطباتِ مسرور جلد پنجم صفحہ 220)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم ماسٹر احمد علی صاحب

سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

احمدی داعیان الی اللہ کی عزم و ہمت اور آسمانی نصرت

محترمہ ڈاکٹر فوزیہ صادق قریشی صاحبہ نے ''جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی'' کے عنوان سے 22 جنوری 2011ء کے روزنامہ الفضل میں شہدائے لاہور کے واقعہ میں بعض زخمی احمدیوں کی ہسپتال میں قوت برداشت کا آنکھوں دیکھا احوال تحریر کرتے ہوئے لکھا۔ اپنے زخموں اور چوٹوں کو نہایت معمولی قربانی نہ صرف سمجھ رہے تھے بلکہ عیادت کے لئے آنے والے عزیز و اقارب کو تسلیاں دلا رہے تھے' پھر لکھتی ہیں۔ میں نے اپنے بھائی سے اظہار ہمدردی کیا تو کہنے لگے کسی دنیاوی حادثہ میں بھی زخم اور چوٹیں آجاتی ہیں۔ ہمارے لئے یہ اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ توفیق اور سعادت بخشی۔ آگے لکھتی ہیں ان سب زخمیوں کا اپنے زخمی ہونے کو سعادت سمجھنا ظاہر کرتا ہے کہ یہ واقعی خدائی جماعت کے رضا کار ہیں جنہوں نے درود شریف اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے قربانیاں دیں اور یہ ثابت کیا کہ ''یہ غازی اور پُراسرار بندے'' حضرت مسیح موعود کے ارشاد کو بخوبی سمجھتے ہیں' ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں خدا ایک پیارا خزانہ ہے اور یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگر چہ جان دینے سے ملے۔''

ان غازیان دین اور پُر اسرار بندوں کا بشاشت قلب سے قربانیاں پیش کرنا پڑھ کر میرے ذہن میں اسی غزل کا اگلا شعر یاد آیا ہے۔

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

قارئین! دریاؤں اور صحراؤں کا دو نیم ہونا اور پہاڑوں کا ہیبت سے رائی بن جانے کے واقعات جماعت احمدیہ کے واقفین زندگی کو وطن سے دور پیش آئے۔ آیئے دیکھتے ہیں صحرا اور دریا دو نیم کیونکر ہوئے پہاڑ کیسے رائی بنے؟

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کا بلاد مصر و شام میں دعوت الی اللہ کے لئے تشریف لے جانا آنکھوں کے سامنے آگیا۔ جو گزشتہ دنوں روزنامہ الفضل میں موصوف کی سوانح ''حیات خالد'' سے خلاصۃً مصالح العرب، عرب اور احمدیت'' قسط نمبر 11 میں شائع ہوئے۔

دریا (سمندر) میں سفر کرتے چلے جانا اور صحیح و سلامت بصرہ کی بندرگاہ میں جا اترنا ظاہر کرتا ہے کہ داعیان الی اللہ کی بحفاظت منزل تک رسائی سمندر اپنی ذمہ داری سمجھتا رہا ہے ورنہ سمندر میں طوفان آتے اور تلاطم بپا ہو کر بڑے بڑے جہازوں کو غرق کر دیتے ہیں۔ مگر اس غازی کی اتنے دن سمندر حفاظت کرتا رہا۔ کوئی ایسا طوفان اور تلاطم برخیز نہیں ہوا جو نقصان پہنچاتا۔

مولانا موصوف اس وقت ستائیس سال کے نوجوان تھے۔ سمندر کا سفر پہلا اور ان دیکھا بھی تھا۔ اتنے دنوں دریا صرف دو نیم نہیں رہا کہ چند منٹوں یا چند گھنٹوں میں آپ گزر کر پار جا اترتے بلکہ پورے چھ دن اس راہ حق کے مسافر کو اپنے سینہ پر اٹھائے مختلف بندرگاہوں پر ٹھہرتا ہوا بصرہ کی بندرگاہ پر جا ٹھہرا۔ جہاں سے اس غازی نے صحرا میں سفر شروع کیا اور دس دن صحرا کو چیرتا اور دو نیم کرتا پہلے بغداد اور وہاں کچھ ٹھہر کر دمشق پہنچا اور وہاں سے ''شتربانوں کے گہوارہ'' صحرائے عرب کو دو نیم کرتا ہوا بیروت اور فلسطین (حیفا) پہنچانے میں دو نیم ہوتا رہا جہاں اس داعی حق نے اپنا فرض بجا لانا اور پہاڑوں کو رائی بنانا تھا۔

قارئین گرامی! یہ دریاؤں اور صحراؤں کا دو نیم ہونا اور پہاڑوں کا رائی بننا استعارہ کی زبان ہے۔

پہاڑ کا رائی ہونے کا استعارہ کو حقیقت کی صورت دینا یہاں ثابت ہوگا ملاحظہ فرمایئے۔

1۔ یہ جہاز ممبئی سے روانہ ہو کر چھ دن بعد بصرہ پہنچا۔

2۔ وہاں سے بغداد اور بغداد سے آگے سارا سفر صحرائی سفر تھا۔

3۔ بغداد سے بذریعہ موٹر کار دمشق کے لئے روانہ ہونا یہ بھی سارا سفر صحرائی تھا۔ یاد رہے یہ 33-1932ء آج سے 80 سال پہلے کے زمانہ کی بات ہے جب ابھی ذرائع رسل و رسائل آج کی طرح ترقی یافتہ نہ تھے صحرا کی ریت سمندر کی لہروں سے زیادہ تیز چمکتی اور دہکتی ہوئی ہوگی وہاں سے بیروت اور وہاں سے حیفا یہ دس دن کا سفر صحرا کو چیرتے دو نیم کرتے گزارا۔ فرماتے ہیں مولانا موصوف مرحوم آخر دس دن کے صحرائی سفر کا خاتمہ بہت خوشگوار صورت میں ہوا اور میں بخیریت احمدیہ مشن بلاد عربیہ پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال بلاد عربیہ میں سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت امید افزا حالات پیدا ہوئے اور دعوت الی اللہ کے نئے نئے دروازے کھل گئے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی؟

پہاڑ کیونکر سمٹ کر رائی ہوئے؟

1۔ شیخ العربیہ احمد زکی پاشا جن سے آپ کی عیسائیت اور دین حق کے موضوع پر کافی دنوں سے گفتگو ہوتی رہی۔ عیسائیت کے کردار اور دین کی فضیلت کا اظہار ان الفاظ میں کیا ''عیسائیت کی بڑھتی ہوئی رو کا مقابلہ صرف آپ کی جماعت ہی کر سکتی ہے۔''

2۔ ایک غیر از جماعت دوست جو گفتگو سنتے رہے تھے'' نے کہا'' آپ لوگوں کی بہترین تنظیم اور غیر معمولی جدو جہد کے پیش نظر میرا خیال ہے عنقریب دنیا کی قیادت احمدیوں کے ہاتھوں میں ہوگی۔''

3۔ علما اور مشائخ میں غیر معمولی ہیجان پیدا ہو گیا مخالفانہ مضامین لکھے جانے لگے اور قتل کے فتوے اور احمدیوں کو دکھ دینے کے منصوبے کئے جانے لگے۔ اپنے ملک میں پہاڑوں کی حیثیت رکھنے والے دشمن احمدیت کی طاقت سے خوف کھانے لگے۔ گزشتہ احمدیوں کی تعداد صرف پچیس تھی۔ اس سال سینتیس اشخاص نئے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے جن میں ایک اخبار نویس ہیں اور ایک صاحب متعدد رسالوں کے مصنف ہیں۔ ایک کالج کے طالب علم ہیں۔ بعض تاجر اور بعض زمیندار طبقہ سے ہیں۔

4۔ لمارہ گاؤں میں نئی جماعت قائم ہوئی۔ اس جگہ مشہور عالم الشیخ محمد اللعبدیٰ داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے یہ اپنے مقام کے اعتبار سے پہاڑ ہیں اچھے علم دوست ہیں۔ بہت متاثر ہوئے اور اس کا اظہار بھی فرماتے رہے۔

5۔ شیخ رشید رضا ایڈیٹر المنار اور الخطیب ایڈیٹر الفتح۔

6۔ مصری پارلیمنٹ کے ممبر، مناظرات میں 17 مہمان علما اور چھ پادریوں سے گفتگو میں کامیابی حاصل ہوئی۔

7۔ علمائے الازہر کے ایک گروہ سے مباحثہ ہوا۔ ایک مناظر کے بعد دوسرا مناظر بدل کر آ گیا۔ اور آخر آپ کے مقابلہ میں اپنی عاجزی کا اقرار عملاً وقولاً کرتا رہا۔ یاد رہے علمائے الازہر تمام عالم اسلام میں مقام اور مرتبہ میں پہاڑ سمجھے جاتے ہیں۔

8۔ پادریوں میں سے فادر انستاس الکرملی حیفا میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

9۔ قاہرہ سے امریکن مشن کے انچارج اور ڈاکٹر زوعیر کے قائمقام ڈاکٹر فلپس انچارج امریکن مشن سے الوہیت مسیح کے مباحثہ میں کامیابی پر متعدد غیر از جماعت افراد کا ممنون احسان ہونا اور ان میں غیر از جماعت افراد کے سامنے پادری نوکور نے اقرار کیا آج درحقیقت میں ہار گیا ہوں۔

9۔ ایک ازہری نے کہا بخدا اگر تمام علمائے ازہر مل کر بھی ایسا کرنا چاہیں تو نہ کر سکیں۔

10۔ پادری کامل منصور نے آپ سے مل کر کہا آپ کو تو مسیحیت کا ہم سے بھی زیادہ مطالعہ ہے۔

11۔ فلسطین میں پہلی احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر کوہ کرمل کی چوٹی پر ہوئی تھی۔

12۔ احمدی پریس کا قیام اور ماہوار عربی رسالہ کا اجرا ثابت کر رہا ہے یہ افراد اپنے مذاہب کے اور درسگاہوں کے چوٹی کے افراد تھے گویا پہاڑ آپ کے علمی اور عملی ہیبت سے اعتراف شکست کر کے رائی بنتے رہے ورنہ مادی اور ظاہری نظروں میں کیسے ممکن ہے؟ کہ پہاڑ ایک آدمی کے پاؤں کی ٹھوکر سے اور ہیبت سے زمین پر کھڑے خائف ہو کر رائی کے دانے کی شکل اختیار کر لیں یا ایک ذرہ بن جائیں۔

مذکورہ شعر میں ''سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی'' کا جملہ استعارۃً استعمال ہوا ہے ورنہ اس کا اصل مطلب یہی کچھ آتا ہے کہ مجاہد حق کی علمی اور اخلاقی ہیبت سے اپنے مذاہب اور قوموں میں پہاڑوں کی سی حیثیت رکھنے والے اشخاص اعتراف شکست کرنے لگیں۔ مگر یہاں تو ظاہری نظر میں بھی (حنیفہ) فلسطین میں ایک بہت اونچے پہاڑ کی چوٹی پر بیت الذکر کی تعمیر گواہ ہے کہ واقعی ایک پہاڑ توحید کے منادوں کے سامنے رائی یوں ہوا کہ پانچ وقت اس پہاڑ سے ندا گونجنے لگی۔

دل کا فتویٰ

حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب نے 1909ء میں ایک جلسہ میں احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ فرماتے ہیں:۔

جلسہ کے بعد ہم لوگ بیٹھ گئے اور حقہ کا دور چل پڑا۔ اس وقت تک میں حقہ پیا کرتا تھا میں نے ایک احمدی سے دریافت کیا کہ حقے کے متعلق حضرت مسیح موعود کا کیا خیال ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضور نے اسے حرام تو نہیں ٹھہرایا لیکن حضور اس کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ میرے دل نے اسی وقت یہ فتویٰ دیا کہ جس چیز کو امام مہدی نے ناپسند کیا اسے ترک کر دینا چاہئے۔

چنانچہ اس مجلس میں بھی اس کے بعد میں نے حقہ پینے سے پرہیز کیا اور گھر پر لوٹ کر کسی کو نہ بتایا کہ میں نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ حتیٰ کہ اس ارادے پر کوئی پچاس ایک گھنٹے گزر گئے مجھے حقہ نوشی کی عادت ترک کرنے میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ بجز اس کے کہ کبھی سفر کے دوران میں جب دوسرے ہم سفر لوگ سگریٹ نوشی کرتے تو میرے دل میں بھی اس کی تحریک ہوتی۔ لیکن یہ عارضی کشش تھی۔ جس کا مقابلہ میرا نفس آسانی کے ساتھ کر لیتا تھا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 26 اپریل 2001ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

24

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ آسٹریلیا

فیملی ملاقاتیں، بیت مسرور کے حوالہ سے تقریب عشائیہ، حضور انور کا خطاب اور مہمانوں کے تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

23؍اکتوبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجے بیت مسرور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں برسبن جماعت کی 36 فیملیز کے 110 ممبران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب عشائیہ

آج جماعت احمدیہ برسبن نے بیت مسرور کے افتتاح کے تعلق میں ایک تقریب عشائیہ Reception کا اہتمام کیا تھا جس میں دیگر مختلف مہمانوں کے علاوہ حکومتی لیول کے سرکردہ حکام اور نمائندے بھی مدعو تھے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت سے قبل ایک میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں 13 مہمان جن میں ممبران پارلیمنٹ، میئرز، کونسلرز، پولیس کمشنر اور بعض حکومتی شعبوں کے ہیڈز شامل تھے، حضور انور سے ملاقات کے لئے منتظر تھے۔

مہمانوں سے گفتگو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی اور ان کا تعارف حاصل کیا۔ سبھی نے باری باری اپنا تعارف کروایا حضور انور نے ان مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آگ کی صورتحال کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ آسٹریلیا میں گرمی کی شدت یا بعض دوسری وجوہات کی بناء پر کھلے علاقوں میں، فیلڈ میں آگ لگ جاتی ہے۔ اس وقت بھی قریباً ستر سے زائد جگہوں پر یہ آگ لگی ہوئی تھی۔ جس سے قریبی آبادیاں بہت متاثر ہوتی ہیں اور تیس تیس، چالیس چالیس میل تک اس کے دھویں کا اثر پہنچتا ہے۔ مہمانوں نے بتایا کہ مختلف جگہوں پر آگ پر قابو پانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مہمانوں نے جماعت احمدیہ برسبن کی تعریف کی اور بتایا کہ جب بھی یہاں سیلاب وغیرہ آتا ہے تو احمدیہ کمیونٹی ہماری بہت مدد کرتی ہے اور بڑا اچھا کام کرتی ہے۔

آسٹریلیا میں حضور انور کے سفر کے حوالہ سے جب بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا۔ زیادہ قیام تو سڈنی میں رہا ہے۔ سڈنی سے چند دن کے لئے میلبورن گیا تھا۔ پھر واپس سڈنی گئے اور اب یہاں چند دنوں کے لئے برسبن آیا ہوں۔ پھر واپس سڈنی جا کر وہاں سے نیوزی لینڈ انشاء اللہ جاؤں گا۔

ملاقات کا یہ پروگرام قریباً پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں اس تقریب میں شمولیت کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعتی سنٹر کے بڑے ہال میں تشریف لے آئے۔

حضور انور کی آمد سے قبل مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

آج کی اس اہم تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں!

☆Hon. Dr. Jim Chalmers
فیڈرل ممبر پارلیمنٹ

☆Hon. Michael Latter
ممبر پارلیمنٹ

☆Hon. Anthony Shorten
ممبر پارلیمنٹ

☆Hon. Michael Pucci
ممبر پارلیمنٹ

☆Hon. Freya Ostapovitch
ممبر پارلیمنٹ

☆Russel Lutton ڈپٹی میئر Logan سٹی کونسل

☆Angela Owen-Taylor
برسبن سٹی کونسلر

☆Silvio Rose ڈپٹی CEO، Logan سٹی کونسل

☆Mr. Ian Stewart کمشنر آف پولیس

☆Peter Fleming سپرنٹنڈنٹ آف پولیس

☆David Hutchinsun سپرنٹنڈنٹ آف پولیس

☆Craig Servin انسپکٹر آف ٹرانسپورٹ QLD

☆Dr. Neil Robinson ڈائریکٹر آف سرجری، آرتھوپیڈکس

☆Dr. John Kinyanjui
Consultant Anaesthesiologist

☆Dr. Dieter Berens
Anaesthetist

☆Dr. Sudheer Kumar کنسلٹنٹ Anaesthesiologist

☆Mr. Hetty Vosselman
Crininologist سنگاپور

☆David Gardner پریذیڈنٹ روٹری کلب

☆Stacey Mcintosh وائس پریذیڈنٹ Logan سٹی چیمبر آف کامرس

☆Laurie Koranski پریذیڈنٹ Logan سٹی چیمبر آف کامرس

☆Jim Bellos پولیس Liaison آفیسر

☆Dr. Robert Noakes
Economist حکومت کے فنانشل ایڈوائزر ہیں اور بینکوں کے بھی ایڈوائزر ہیں۔

☆John Pinney چیئرمین آف Queensland ایڈوائزری بورڈ

☆ریڈکراس Sunnybank کے پریذیڈنٹ اور پروگرام مینیجر

☆Mr. Natalie جرنلسٹ ایڈیٹر اخبار Jimboomba Times اور اس کے علاوہ بہت سے ڈاکٹرز، پروفیسرز، پرنسپلز، ٹیچرز، انجینئرز اور مقامی حکومتی انتظامیہ کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اور مختلف آرگنائزیشن کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔

اسی طرح Lutheran Church برسبن کے پادری بھی شامل ہوئے۔

ہمسایوں کی آمد

علاوہ ازیں آج کی اس تقریب میں بعض ایسے ہمسائے بھی شامل ہوئے جو پہلے اس بیت کی تعمیر کی سخت مخالفت کرتے تھے۔

ان میں ایک Mr. Claus Grimm ہیں جو مذہباً یہودی ہیں اور پیشہ کے حساب سے پائلٹ ہیں۔ انہوں نے بیت کی تعمیر کی شدید مخالفت کی تھی اور بیت کی تعمیر کے خلاف Campaigns چلائی تھیں۔

ایک دوسرے ہمسائے Mr. Ralph Grmm تھے۔ موصوف Naturalist، Microbiologist ہیں۔ یہ بھی بیت کی تعمیر کے سخت مخالف تھے۔ جب جماعت کے ممبران نے ان سے مستقل رابطہ رکھا، ان کی غلط فہمیاں دور کیں تو یہ جماعت کے دوست بن گئے اور پھر بیت کی تعمیر کی حمایت کی اور جماعت کے حق میں آواز اٹھائی۔

ایک تیسرے ہمسائے Hank Berlee ہیں جو ڈچ آسٹریلین ہیں موصوف نے بھی ایک کمپین چلا کر بیت کی شدید مخالفت کی تھی۔ لیکن جماعت کے مسلسل رابطہ رکھنے سے جماعت کے دوست بن گئے ہیں اور اب نہ صرف بیت کی حمایت کرتے ہیں بلکہ بیت کے لئے بچوں کا جھولا بھی بطور تحفہ دیا ہے۔

اس طرح آج کی اس اہم تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 70 سے زائد تھی اور سبھی ہال میں حضور انور کی آمد پر اپنی سیٹوں سے کھڑے ہوگئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ساڑھے چھ بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم مدثر احمد نے کی۔ بعدازاں عزیزم انعام علوی نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم عبدالسلام اسلم صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

مہمانوں کے ایڈریسز

بعدازاں پروگرام کے مطابق بعض مہمانوں

نے اپنے ایڈریسز پیش کئے سب سے قبل Aunty Rubbie Williams **جو آسٹریلیا کی قدیم قوم Aboriginal کے قبائل Ugambe اور Mulanjali کی ایک بزرگ خاتون ہیں،** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ میں خلیفۃ المسیح کو اپنے قدیم قبائل کی سرزمین پر خوش آمدید کہتی ہوں۔ جماعت احمدیہ نے برسبن (کوئنز لینڈ) میں جو خوبصورت بیت تعمیر کی ہے اس کے لئے یہاں کی لوکل کمیونٹیز کو اور ہم سب کو ایک دوسرے کے قریب آنے میں مدد ملے گی۔ موصوفہ نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت کوئنز لینڈ کی کمیونٹی کے لئے خدمت میں آگے آگے ہوتی ہے۔

موصوفہ نے ایک بار پھر حضور انور کا برسبن تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا اور حضور انور کی خدمت میں ایک مقامی آرٹسٹ Joey Skeen کا بنایا ہوا Didgeridoo پیش کیا۔ مقامی قبائل ابورجنیز اسے میوزک کے لئے، مختلف آوازیں نکالنے کے استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایک میٹر یا اس سے بھی زیادہ لمبا ہوتا ہے اور درخت کی لکڑی میں سوراخ کر کے بنایا جاتا ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ اسے کوئی عام آدمی چھو یا بجا نہیں سکتا لہٰذا انہوں نے ایک ممبر آف پارلیمنٹ سے درخواست کی کہ وہ خود اسے حضور انور کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کریں۔ چنانچہ ممبر پارلیمنٹ نے اسے حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔

اس کے بعد **ڈپٹی میئر** Russel Lutton، Logan City Council نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا

کہ آج ہم خلیفۃ المسیح کو برسبن شہر کے علاقے Logan سٹی کونسل میں خوش آمدید کہتے ہیں اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے اور ہمارے لئے باعث عزت ہے کہ خلیفۃ المسیح ہمارے پاس تشریف لائے ہیں۔ موصوف نے کہا احمدیہ...... کمیونٹی خدمت انسانیت میں بہت آگے ہے اور احمدیہ کمیونٹی کی اعلیٰ خدمات اسے دیگر کمیونٹیز سے ممتاز کرتی ہیں۔ جن میں ہر سال آسٹریلیا کلین اپ کے دوران صفائی کرنا، ریڈ کراس کے لئے فنڈز اکٹھے کرنا، بلڈ ڈونیشن (Blood Donation) اور دیگر فلاحی کام شامل ہیں۔ اسی طرح کوئنز لینڈ میں اس سال کے آغاز میں آنے والے سیلاب کے دوران جماعت احمدیہ کے پچاس افراد نے دو ہفتوں تک مختلف سیلاب زدہ علاقوں میں مدد کی۔

موصوف نے کہا کہ عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ بیرون ملک سے ہجرت کر کے یہاں بسنے والے افراد عموماً معاشرے میں نہیں گھلتے ملتے۔ لیکن ہم اس بات کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ احمدیہ...... کمیونٹی کے بارہ میں یہ نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو آسٹریلیا سے پیار کرتے ہیں اور اس ملک کے لئے قابل قدر خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور یہی محبت اور رواداری ہے جس کی دنیا کو آج ضرورت ہے۔ اپنے ایڈریس کے آخر پر موصوف نے ایک دفعہ پھر برسبن آنے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

بعد ازاں **فیڈرل ممبر پارلیمنٹ** Hon. Jim Chalmers نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

آج کا دن ایک انتہائی خاص دن ہے اور یہ خاص موقع ہے اور ایسا ہر روز نہیں ہوتا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جیسا عالمی سربراہ ہمارے درمیان موجود ہو۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب دنیا کے مختلف ممالک میں پرائم منسٹرز اور صدران مملکت سے مل چکے ہیں اور کانگرس کے ممبران سے خطاب کر چکے ہیں اور یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ آج آپ ہمارے درمیان موجود ہیں۔

موصوف نے احمدیہ کمیونٹی کی خدمت کو سراہتے ہوئے کہا کہ مختلف عقائد اور مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود ہم سب ایک بنیادی نظریے سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگر ہم اخلاص کے ساتھ کمیونٹی کی خدمت کے لئے وقت دیتے ہیں اور دوسری قربانیاں کرتے ہیں تو یقیناً ہم اپنی کمیونٹی کو ایک بہتر کمیونٹی بنا رہے ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ احمدیہ کمیونٹی کا یہ نعرہ Love For All Hatred For None انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خواہ آپ کسی بھی مذہب یا کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔ آپ اپنے اردگرد کے ماحول پر مثبت اثر چھوڑ سکتے ہیں۔ آخر پر موصوف نے ایک دفعہ پھر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور آخر پر حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔

اس کے بعد **ممبر پارلیمنٹ** Hon. Michael Latter نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ:

میں آج اپنے آپ کو بہت خوش قسمت تصور کر رہا ہوں کہ مجھے اس پروگرام میں جس میں خلیفۃ المسیح موجود ہیں۔ کچھ کہنے کا موقع مل رہا ہے۔ موصوف نے کہا کہ جب مجھے یہاں آنے سے قبل آج کے پروگرام میں کچھ کہنے کے لئے درخواست کی گئی تو میں نے خلیفۃ المسیح سے متعلق کچھ تحقیق کی اور عزت مآب خلیفۃ المسیح کے مقام اور دنیا کے جن لیڈروں سے وہ مل چکے ہیں، اس کے بارہ میں جان کر مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ مجھے یہ سعادت اور عزت مل رہی ہے کہ میں خلیفۃ المسیح سے مل سکوں۔ موصوف نے سپیشل طور پر حضور انور کو مخاطب کر کے دعا کی درخواست کی۔

موصوف نے حضور انور کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ خلیفۃ المسیح! جب آپ اور آپ کی جماعت Love For All Hatred For None کے نظریے کو سامنے رکھتے ہوئے کام کرتے ہیں اور جب آپ ساری دنیا کو امن کا پیغام دیتے ہیں اور اس پیغام کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب آپ خدمت خلق کے بارہ میں بات کرتے ہیں تو مجھے یہ کہنے دیں کہ آپ کا پیغام ایک زندہ پیغام ہے اور آپ کی کمیونٹی اس پیغام کو نہ صرف سمجھتی ہے بلکہ ہر روز اس پیغام کو اپنے عمل کے ذریعہ سے پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔

موصوف نے اپنے ایڈریس کے آخر پر ایک دفعہ پھر حضور انور کا آسٹریلیا اور پھر برسبن آنے پر شکریہ ادا کیا اور حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔

اس کے بعد **کمشنر آف پولیس** Ian Stewart نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ یقیناً ایک حیرت انگیز بات ہے کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح جیسا ایک عظیم لیڈر آج ہمارے درمیان برسبن میں موجود ہے اور میں انہیں اس شہر اور اس سٹیٹ میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ آپ لوگ حیران ہوں گے کہ ایک پولیس کمشنر آج یہاں کیا کر رہا ہے؟ تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں آج اس لئے یہاں آیا ہوں تا کہ میں خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں برملا اس بات کا اظہار کر سکوں کہ احمدیہ...... کمیونٹی جو ایک مختلف کلچر اور دینی اقدار کی نمائندہ ہے ہمارے ساتھ مل کر کام کرتی ہے اور تمام لوگوں سے عزت کے ساتھ پیش آتی ہے اور آپ لوگ اعلیٰ اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور پھر موصوف نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ میں اس بات سے بے حد متاثر ہوا ہوں کہ لوگ عزت مآب خلیفۃ المسیح کی کس قدر عزت کرتے ہیں۔

بعد ازاں **ممبر پارلیمنٹ** Hon. Michael Pucci نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارے شہر آ کر ہمیں عزت بخشی ہے۔ موصوف نے کہا کہ احمدیہ کمیونٹی ہمارے علاقے Logan کا ایک بڑا حصہ ہے اور تنگی اور آسائش ہر حالت میں جماعت احمدیہ، کوئنز لینڈ کے لوگوں کی خدمت کر رہی ہے۔ مختلف فلاحی اداروں اور مختلف آفات کے دوران جماعت خدمت میں نمایاں ہوتی ہے۔

ممبر آف پارلیمنٹ نے مزید کہا کہ آپ لوگ صرف احمدیہ کمیونٹی کے سفیر نہیں بلکہ لوگان (Logan) کمیونٹی کے بھی سفیر ہیں اور خدمت انسانیت کی جس روح کے ساتھ احمدیہ کمیونٹی خدمت کرتی ہے۔ اس کو سراہتے ہوئے کہا کہ ہمارے احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ اس سے قبل بھی انتہائی خوشگوار تعلقات رہے ہیں اور آئندہ بھی یہ تعلقات مزید مستحکم ہوتے چلے جائیں گے۔ امن کے قیام میں ہم سب آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کے پیغام Love For All Hatred For None پر اپنا ایڈریس ختم کرتا ہوں کہ ہم سب مل کر اسے ممکن بنا سکتے ہیں۔

اس کے بعد سات بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔

خطاب کے آغاز سے قبل حضور انور نے فرمایا تمام مہمان مقررین کے ایڈریسز کے بعد تالیاں بجائی گئی ہیں لیکن **Aunty Robyn کے ایڈریس کے بعد تالیاں نہیں بجائی گئی تھیں۔ تو اب سب سے پہلے آنٹی Robyn کے لئے تالیاں بجائیں۔** چنانچہ سارے ہال نے تالیاں بجائیں۔

خطاب حضور انور

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانانِ کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

آج برسبن (Brisbane) آسٹریلیا میں احمدیہ جماعت کیلئے خوشی منانے کا دن ہے جیسا کہ اس شہر میں یہ اپنی پہلی (بیت) کا افتتاح کر رہی ہے۔ ایک سچے (مومن) کے نزدیک ایک (بیت) بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ تاہم قبل اس کے کہ میں اس حوالہ سے کچھ کہوں میں آپ تمام مہمانان کا دلی طور پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو اس افتتاحی تقریب میں شمولیت کیلئے تشریف لائے ہیں اور جماعت احمدیہ کی اس خوشی میں شریک ہوئے ہیں۔ (دین حق) سے تعلق نہ ہونے کے باوجود آپ سب کا (مومنوں) کی عبادتگاہ کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا آپ کی کشادہ دلی، رواداری اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کی علامت ہے۔ اس حوالہ سے آپ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ درحقیقت شکریہ ادا کرنا اس (بیت) کے حقیقی مقاصد حاصل کرنے اور اس (بیت) کے حقوق پورے کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک سچے (مومن) کیلئے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اپنی زندگی کا مقصد سمجھتا ہے ضروری ہے کہ وہ ایسے اعمال بجا لائے جن سے اللہ کی رضا حاصل ہو جائے۔ یقیناً شکر ادا کرنا اور قدر شناسی کرنا بھی اللہ کو راضی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کا ایک طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کا شکر ادا کرے گا تو اللہ اس شخص کو مزید انعامات سے نوازے گا۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہمارے عقائد کے مطابق قرآن کریم جو کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا شریعت کی آخری کتاب ہے اور آپ ﷺ ہی اس کتاب کی تعلیمات کو سب سے بہتر طور پر سمجھے ہیں۔ یقیناً قرآن کریم کا کامل علم اور بصیرت آپ ﷺ کو ہی حاصل تھی اور آپ ﷺ نے ہی شکر کی اہمیت کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ پس جہاں ایک طرف شکر ادا کرنے کی تعلیم انسان کی اعلیٰ اخلاقی معیار کی طرف رہنمائی کرتی ہے وہاں یہ سچے (مومن) کو خدا تعالیٰ کا قرب بھی عطا کرتی ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اسی ضمن میں جہاں یہ (بیت) ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اُس نے ہمیں ایک لمبے انتظار کے بعد اس علاقہ میں عبادت کیلئے ایک جگہ عطا فرمائی وہاں یہ (بیت) ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ ہم آپ سب کا جو ہماری خوشی کی تقریب اور ہماری خوشی میں شامل ہوئے شکریہ ادا کریں۔ اس لئے اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے میں تمام مقامی لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے اس (بیت) کی تعمیر میں ہماری مدد کی۔ اس علاقہ میں رہنے والے لوگ ہمارے شکریہ کے خاص طور پر اس لئے بھی مستحق ہیں کہ اگر ہمارے یہ نئے ہمسائے اپنی رضامندی ظاہر نہ کرتے تو ہم یہ (بیت) نہ بنا پاتے۔ پس اس لئے آپ سب کا شکریہ۔ اسی طرح میں لوکل کونسل کے ممبران اور میئر کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ہمیں (بیت) تعمیر کرنے کیلئے جگہ مہیا کی تا کہ ہم سب یکجا ہو کر ایک خدا کی عبادت کر سکیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یقیناً ایک سچے (مومن) کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی عبادت بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ بیشک ایک (مومن) کیلئے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہر روز پانچ مرتبہ اپنے رب کے آگے جھکنا ایک اہم فریضہ ہے لیکن یہ عبادت کا صرف ایک پہلو ہے۔ درحقیقت ہر حقیقی (مومن) کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی عبادت فرض نمازوں سے کہیں بڑھ کر اپنے اندر ایک وسیع معانی رکھتی ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہم احمدی (-) یقین رکھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دی ہوئی تعلیمات کو پھیلانے کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود نے بڑی وضاحت کے ساتھ عبادت کے تصور کو بیان فرمایا ہے اور عبادت کی حقیقت اور اہمیت کھول کر بیان فرمائی ہے۔ میں چند مثالوں کے ذریعہ عبادت کی حقیقت کو بیان کروں گا۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ایک (مومن) مرد کیلئے حکم ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آئے اور اس کے مال و دولت پر نظر نہ رکھے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی اپنی نمازوں کی ادائیگی کیلئے باقاعدگی کے ساتھ (بیت) جاتا ہو لیکن اپنے گھر میں اللہ کے حکم کے مطابق اپنی بیوی سے پیار اور محبت سے پیش نہ آتا ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ اس صورت میں اس کی ساری عبادتیں اور نمازیں بے معنی سمجھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس قسم کی پرستش اور اس قسم کے پرستاروں کو ناپسند فرماتا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پھر یہ کہ (دین حق مومنوں) کو اپنے والدین کا خیال رکھنے اور ان کے ساتھ محبت سے پیش آنے کا حکم دیتا ہے اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام ہو جائیں تو ان کی نمازوں کی کوئی وقعت نہ رہے گی۔ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے (مومنوں) کو حقوق العباد کی ادائیگی، بنی نوع انسان کی خدمت اور ہمیشہ انصاف سے کام لینے کا حکم دیا ہے۔ اگر کوئی شخص ان اہم اقدار کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنانے میں ناکام رہتا ہے لیکن اس کے باوجود باقاعدگی سے (بیت) آتا ہے تو اس کی عبادت ضائع ہو گی اور مایوسی کا باعث ہوگی۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ ایسا شخص جو اس کے احکامات کو نہیں مانتا تو اس کی نمازیں اس کی بربادی کا ذریعہ بن جائیں گی۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر ایک (مومن) کی نمازیں اس کو حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف نہیں لے کر جاتیں تو اس کی نمازوں کو ''حقیقی عبادت'' نہیں کہا جائے گا۔

بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے:
''نوع انسان پر شفقت اور اس کی ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اس لئے حقیقی عبادت کا تقاضا ہے کہ بےنفس ہو کر حقوق العباد کی ادائیگی ہو۔ محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے دوسروں کے حقوق ادا ہوں۔ جب کوئی شخص اس روح کے ساتھ کام کرے گا تو اللہ نہ صرف اس کی نمازوں کا شمار عبادت میں کرے گا بلکہ اس کے ہر فعل کو عبادت میں شمار کرے گا۔ لہٰذا سب کیلئے واضح ہے کہ وہ دیکھ سکیں کہ یہ تعلیمات اپنے اندر کتنی خوبصورتی لئے ہوئے ہیں۔ پس ان لوگوں کیلئے کامیابی اور عبادت کے بہت سے مواقع فراہم کئے گئے ہیں جو خدا تعالیٰ کے حکموں کا پاس رکھتے ہیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جو کوئی بھی اللہ کی عبادت کیلئے (بیت) آئے یا پھر ایک حقیقی (مومن) جو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے کیلئے پانچ مرتبہ (بیت) میں داخل ہوا اس کو چاہئے کہ وہ مسلسل اپنا محاسبہ کرتا رہے۔ اسے اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے کہ اس نے دو نمازوں کے درمیانی عرصہ میں حقوق العباد کی ادائیگی کی خاطر کتنی نیکیاں کیں۔ اگر کوئی حقوق العباد ادا نہیں کر رہا تو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس کی عبادت کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس یہی (بیت) کی حقیقت ہے اور حقیقی (مومن) کی عبادت کی بھی یہی حقیقت ہے۔ اس لئے وہ لوگ جن کو اس (بیت) کی تعمیر سے تحفظات ہیں یا پھر وہ جو اس علاقہ میں (مومنوں) کی عبادتگاہ کے ممکنہ اثرات کے متعلق پریشان ہیں ان کو اطمینان رکھنا چاہئے۔ اسی طرح اگر بعض لوگ اس وجہ سے پریشان ہیں کہ ان (بیت) کے قریب رہائشی کسی طور تنگ ہوں گے یا پھر وہ سمجھتے ہیں کہ یہ (بیت) مقامی لوگوں کیلئے کسی خوف کا باعث ہے وہ بھی اطمینان رکھیں کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ایسے تمام لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ احمدیہ جماعت ایک نہایت پُرامن جماعت ہے جو کہ (دین حق) کی حقیقی اور ہمدردانہ تعلیمات پر عمل پیرا رہنے کی مجاہدہ کرتی ہے۔ جب ہماری (بیت) میں لوگوں کو عبادت پر بلانے کیلئے (نداء) دی جاتی ہے تو اس میں ایک اہم منادی یہ بھی کی جاتی ہے کہ لوگوں کو ''فلاح'' کی طرف بلایا جا رہا ہے جس کا مطلب ہے کہ لوگوں کو کامیابی اور راحت کی طرف بلایا جا رہا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
قرآن کریم فرماتا ہے کہ صرف وہی لوگ حقیقی نجات اور فلاح پاتے ہیں جو دوسروں کو نیکی کی طرف بلاتے ہیں اور جو برائیوں سے روکتے ہیں۔ صحیح اور غلط کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے حقوق اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے پر بے انتہا زور دیا ہے۔ درحقیقت اللہ فرماتا ہے کہ اصل اطمینان صرف وہی حاصل کر سکتے ہیں جو دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس جس لحاظ سے بھی غور کیا جائے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حقوق العباد اور خدا تعالیٰ کی عبادت میں ایک لطیف اور گہرا تعلق ہے اور دونوں باہم مربوط ہیں۔ یہ ناطہ اتنا مضبوط ہے کہ اگر ان کو جدا کر دیا جائے تو انسان اپنے اس مقصد کو پورا نہیں کر پائے گا جس کیلئے خدا نے اسے پیدا کیا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
احمدیہ...... جماعت بھی ہمدردیٔ خلق رکھنے کی وجہ سے ساری دنیا میں بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ مذہب، نسل اور رنگ سے بالاتر ہو کر دنیا کے اکثر حصوں میں انسانی بہبود اور تعلیمی منصوبہ جات پر کام کر رہی ہے اور ہمارے لئے قرآن کریم کی اصل تعلیمات ہی اصل محرک اور مشعل راہ ہیں۔ یہ تعلیمات جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں کھول کر ہمارے سامنے بیان فرمائیں۔ ہم نے جو سکول، کالج اور ہسپتال بنائے ہیں وہ انہی اہم مقاصد کو پورا کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہماری عبادتوں کو قبول فرمائے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
صرف ایک مثال دیتا ہوں کہ **افریقہ کے بعض دور دراز کے علاقوں اور دنیا کے غربت زدہ ممالک میں جماعت احمدیہ پینے کا صاف پانی مہیا کر رہی ہے اور یہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہی کر رہے ہیں۔**

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس یہ ہمارے دلوں میں موجود محبت اور ہمدردیٔ خلق ہی ہے کہ جماعت احمدیہ ہر سطح پر دنیا کے رہنماؤں کی توجہ قیامِ امن اور عدل کی طرف مبذول کروا رہی ہے۔ ہم یہ کوششیں اسی لئے کر رہے ہیں کہ ہم بنی نوع انسان کو تباہی سے بچانا چاہتے ہیں۔ اسی لئے ہم انصاف کے قیام پر زور دیتے ہیں کیونکہ انصاف کا قیام ہی امن کے حصول کا ذریعہ ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
قرآن کریم نے نہ صرف انصاف کی غرض بیان کی بلکہ انصاف کے وہ معیار بھی بیان فرمائے جن کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ کسی بھی قوم یا ملک کی عداوت کسی شخص کو عدل و انصاف سے مانع نہ ہو۔ ذاتی مفادات کو پورا کرنے یا انتقام کی خاطر انصاف کو نظرانداز کر دینا سراسر (دینی) تعلیمات کے خلاف ہے۔ تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مسلمان کے خلاف یہودی کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے انصاف کے تقاضے پورے فرمائے۔ رسول کریم ﷺ نے یہ اسی لئے کیا کہ آپ ﷺ کا فہم قرآن بے نظیر تھا اور جس طرح آنحضرت ﷺ نے عبادت کا حق ادا کیا وہ بھی بے نظیر تھا۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس میں ایک بار پھر کہوں گا کہ جو عبادت گزار اس (بیت) میں داخل ہوں گے وہ صرف خدا کے آگے جھکنے والے نہیں بلکہ خلقِ خدا کے حقوق کی ادائیگی کرنے والے بھی ہوں گے۔ تمام وہ لوگ جو اس (بیت) میں داخل ہوں گے قانون کی پیروی کرنے والے ہوں گے۔ تمام وہ لوگ جو اس (بیت) میں داخل ہوں گے وہ اس ملک سے حقیقی اور غیر مشروط محبت رکھنے والے ہوں گے اور یہ

یقین رکھیں گے کہ قوم کیلئے یہ محبت ان کے ایمان کا لازمی جزو ہے۔ تمام وہ لوگ جو اس میں داخل ہوں گے، اپنے ہمسایوں کو بے سکونی یا تکلیف پہنچانے کی بجائے ان کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

درحقیقت (دینِ حق) نے ہمسایہ کے حقوق پر اس قدر زور دیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایوں کے حقوق کی ادائیگی پر اس قدر تاکید کی ہے کہ میں نے گمان کیا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو ورثاء میں شمار کردے۔ پس معاشرہ میں محبت اور اخوت کے قیام کیلئے ہمیں عظیم الشان تعلیمات دی گئی ہیں۔ اس (بیت) میں داخل ہونے والے خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے اور اس طرح یہ (بیت) صرف ''عبادتگاہ'' ہی نہ کہلائے گی بلکہ محبت، اخوت اور ہمدردی کی ایک نمایاں علامت کے طور پر پہچانی جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آخر پر میں مختصراً دنیا کے حالاتِ حاضرہ کے متعلق بات کرنا چاہوں گا۔ مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ اس قوم کے لوگ بلکہ درحقیقت ساری دنیا اپنے اپنے معاشرہ میں موجود اضطراب اور خوف کو ختم کرنے کیلئے کام کریں۔ میری یہ بھی دعا ہے کہ تمام حکومتیں انصاف کا حق ادا کریں اور امن قائم کرنے والی ہوجائیں۔ ورنہ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ دنیا تیزی سے ایک تباہی کی طرف جارہی ہے جیسا کہ ہولناک عالمی جنگ قریب سے قریب تر ہوتی معلوم ہورہی ہے۔ اور اگر ہم اس کو روکنے میں ناکام ہوگئے تو ہمیں عالمی جنگ کے نہایت وحشت ناک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا جیسا کہ غالب گمان یہی ہے کہ اس جنگ میں ایٹمی ہتھیار استعمال ہوں گے جس کی وجہ سے آنے والی کئی دہائیوں تک کشت وخون اور تباہی رہے گی۔ اگر ہم نے اس آفت کو نہ روکا تو آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہ کریں گی۔ دنیا کو ان ہولناکیوں سے بچانے کیلئے آسٹریلیا کی حکومت اور عوام کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہوں گی اور اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر ایک مرتبہ پھر میں اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وقت نکال کر اس (بیت) کی افتتاحی تقریب پر ہمارے ساتھ شامل ہوئے۔

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے بعد جملہ مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے اور مہمان باری باری حضور انور کے پاس آتے اور شرفِ مصافحہ حاصل کرتے، حضور انور ہر ایک سے گفتگو فرماتے اور تعارف حاصل ہوتا۔ ہر مہمان نے درخواست کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوائی اور اسے اپنے لئے سعادت سمجھا۔

مہمانوں کے تاثرات

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ آج کی اس تقریب میں خلیفۃ المسیح کی شخصیت اور خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ہم پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ حضور انور کا سارا خطاب حقیقت پر مبنی تھا۔ آج ہمیں دینِ حق کی خوبصورت تعلیم کا علم ہوا ہے۔

Aunty Robyn جو Aboriginal قبائل سے تعلق رکھتی ہیں اور بزرگ خاتون ہونے کی وجہ سے انہیں اپنے قبیلہ میں عزت دی جاتی ہے۔ موصوفہ نے اس بات کا اظہار کیا **آج کی اس تقریب میں جو مجھے عزت دی گئی ہے میں اس کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی ہمارا ابورجنیز کا فلیگ بھی لگایا گیا۔ ایسی عزت تو ہمیں کبھی کسی نے نہیں دی۔** موصوفہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی سے بھی ملی تھیں۔ جب مل کر باہر آئیں تو روتی جارہی تھیں اور یہی کہتی تھیں کہ آج مجھے آپ سب نے بہت عزت دی ہے۔

بعض ممبران پارلیمنٹ اور دیگر مہمانوں نے جن تاثرات کا اظہار کیا وہ ذیل میں درج ہے۔

☆**ممبر آف پارلیمنٹ** Michael Latter نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کا خطاب سن کر میں جذبات سے بھر گیا ہوں۔ حضور انور نے کیا ہی زبردست پیغام دیا ہے۔ میں حضور کے خطاب سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ یہ خطاب دل سے کیا گیا تھا۔ اس خطاب نے اس (بیت) کے متعلق ہر ایک کو مطمئن کردیا ہے۔ حضور کے خطاب کے دوران میں نے خاص طور پر ...... سامعین کے چہروں کو دیکھا اور مجھے محسوس ہوا کہ وہ حضور انور کے اس پیغام کو گرمجوشی سے سراہ رہے ہیں۔

حضور انور یقیناً ایک بہت بڑی شخصیت ہیں اور میں حضور انور کی معیت کے خیال سے درحقیقت سارا ہفتہ بے چین رہا۔ بلکہ میں نے تو اپنے جاننے والے ایک احمدی کو ویک اینڈ پر اپنے دفتر بھی بلایا تا کہ حضور انور سے ملاقات کے آداب سیکھ سکوں کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ حضور انور کی عزت وتکریم میں مجھ سے کوئی کمی رہ جائے۔ اصل تقریب شروع ہونے سے پہلے ہونے والی ملاقات کے دوران حضور انور نے فرمایا کہ کمرہ کو زیادہ ہی پُرتکلف طور پر سجایا ہوا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ حضور انور جیسی عظیم شخصیت کیلئے پُرتکلف ہی ہونا چاہئے تھا۔ اتنے بڑے رہنما کیلئے کوئی چھوٹا اور سادہ سا کمرہ نامناسب لگتا تھا۔

☆Dr Roger Noakes بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛

حضور انور کا اتنی دور سے آسٹریلیا آنا اور ہمیں ملاقات کا شرف بخشنا ایک غیر معمولی بات ہے۔ آپ کا دلکش پیغام حکمت سے پُر تھا۔ آپ کے پیغام میں امن تھا۔ آپ سب کو حضور انور کا خیال رکھنا چاہئے۔ ہم ان کو ہمیشہ سلامت دیکھنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ ایک بہت اہم شخصیت ہیں۔

☆**پولیس کمشنر** Ian Stewart نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛

حضور انور کے خطاب سے ہم سب نے یہ بات سیکھی ہے کہ اگر ہم دنیا میں امن چاہتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک کو انفرادی طور پر ذمہ داری اُٹھانی ہوگی اور ہر ایک کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

موصوف نے کہا کہ ایسے شخص کا یہاں موجود ہونا جو ایک ایسی جماعت کی رہنمائی کررہا ہے جو دو سو سے زیادہ ممالک میں ہے حیران کن امر ہے۔ واقعی ہمارے لئے یہ غیر معمولی بات ہے۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور کا پیغام اور سوچ بالکل ایسی ہی ہے جیسے میں سوچتا تھا اور میرے نزدیک پولیس کو بھی اسی انداز سے چلنا چاہئے۔

آج انتہائی زبردست شام تھی۔ ہمیں احمدیہ...... جماعت پر بہت فخر ہے۔

☆Michael Pucci MP بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا؛

اس علاقہ کی تاریخ کا یہ ایک بہت بڑا موقع تھا۔ حضور انور کا یہاں کا دورہ فرمانا ہمارے لئے ایک اعزاز ہے۔ حضور انور کی شخصیت نہایت متاثر کن اور حکمت سے پُر ہے۔

☆پریذیڈنٹ آف چیمبرز آف کامرس Laurie Konsaki نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛

حضور انور کا پیغام کہ ہم سب کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور شفقت کے ساتھ رہنا چاہئے مجھے بہت ہی پسند آیا ہے۔ مجھے حضور انور کی یہ بات بھی بہت بھائی کہ اگر آپ دوسروں کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں تو آپ کا (بیت) میں آکر عبادت کرنا بالکل بے معنی ہے۔

موصوف نے کہا کہ امن کا یہ پیغام انتہائی مثبت تھا۔ حضور انور اور تمام احمدی احباب گرمجوشی اور پیار سے ملنے والے لوگ ہیں۔ یہ نئی (بیت) ہمارے علاقہ میں ایک غیر معمولی اضافہ ہے۔ اگر حضور انور مستقل طور پر آسٹریلیا میں قیام رکھنا چاہیں تو ان کا بھرپور خیر مقدم کیا جائے گا۔

☆Stephen Nuske جو کہ ایک پادری ہیں انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

آج شام غیر معمولی پیغام دینے پر میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمیں آپ جیسے مزید لوگوں کی ضرورت ہے اور ہمیں آپ کی سوچ اور پیغام کو پھیلانے کیلئے بھی مزید لوگوں کی ضرورت ہے۔

☆ایک مہمان Dr John Kanyani نے کہا:

آج رات یہاں آنے سے پہلے میں بہت گھبرایا ہوا تھا کیونکہ میں مسلمان نہیں ہوں اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ مجھ سے کس قسم کا سلوک کیا جائے گا۔ لیکن حضور انور مرزا مسرور احمد صاحب نے میری ساری گھبراہٹ دور کردی۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور ایک عالمی رہنما ہیں اس لئے میں ان سے ایک زبردست خطاب کی توقع کررہا تھا اور درحقیت میری ساری توقعات پوری ہوئیں اور حضور انور کا خطاب نہایت غیر معمولی تھا۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ میں آج تک جتنے لوگوں سے ملا ہوں مجھے ان میں سے حضور انور سب سے زیادہ راستباز لگے۔

☆ایک مہمان David Gardner نے اپنی تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کا خطاب نہایت واضح تھا۔ آپ کے پیغام میں دنیا کیلئے امید کی ایک کرن تھی۔

☆Rotary Club کے نمائندہ Guy Haora نے کہا:

مجھے آج معلوم ہوا ہے کہ (دینِ حق) تعلیم دیتا ہے کہ آپ جو کہیں اس پر عمل بھی کریں۔ صرف منہ کی باتیں کافی نہیں ہیں۔ بلکہ صرف منہ کی باتیں تو بے معنی ہیں۔ میرے نزدیک حضور انور کے بیان کردہ اصول ہی درست ہیں۔ آج کی رات کو میں بہت محبت سے یاد رکھوں گا۔

☆ایک مہمان خاتون Mrs Linda نے کہا:

حضور انور کا خطاب نہایت متاثر کن تھا۔ آج کی تقریب نہایت اہم اور یادگار تھی۔

☆ایک مہمان Wayne Pearson نے کہا:

گردو نواح سے قابلِ عزت اور اہم شخصیات کا یہاں آنا حضور انور اور حضور انور کے پیغام کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

☆ایک سیاستدان Freya Ostopovich

باقی صفحہ 7 پر

مکرم تنویر احمد صاحب ناظم ضلع

سالانہ اجتماع انصاراللہ
میر پور خاص

مجلس انصاراللہ ضلع میر پور خاص کا سالانہ اجتماع 2 نومبر 2013ء کو نصرت آباد فارم پر منعقد ہوا۔ جس کے لئے صدر مجلس انصاراللہ پاکستان محترم حافظ مظفر احمد صاحب اور قائد صاحب تعلیم القرآن مکرم عبدالسمیع خان صاحب تشریف لائے۔

اجتماع کا آغاز صبح 10 بجے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عہد اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں دوڑ 100 میٹر، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، کلائی پکڑنا اور رسہ کشی شامل ہیں۔ اس دوران ناظم صاحب علاقہ واضلاع اور زعماء اعلیٰ کی صدر صاحب کے ساتھ میٹنگ بھی منعقد ہوئی۔ صدر صاحب محترم نے مقابلہ رسہ کشی خود بھی دیکھا۔

ورزشی مقابلہ جات کے بعد 12 بجے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں مقابلہ تلاوت، مقابلہ نظم، مقابلہ تقریر بزبان اردو اور مقابلہ دینی معلومات شامل ہیں۔ علمی مقابلہ جات کے اختتام پر مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن نے خطاب فرمایا۔

خطاب کے بعد وقفہ برائے طعام و نماز ایک بجے سے اڑھائی بجے تک ہوا۔

اختتامی سیشن کا آغاز اڑھائی بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد نظم پڑھی گئی۔ پھر خاکسار نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں محترم صدر صاحب مجلس نے مقابلہ جات میں اعزاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ انعامات کی تقسیم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس نے اختتامی خطاب فرمایا جس کے بعد سوا چار بجے محترم صدر صاحب مجلس نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 190 تھی جس میں 87 انصار مقامی ضلع کے تھے باقی دیگر اضلاع سے آئے ہوئے مہمان، ڈیوٹی والے خدام اور اطفال تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بہترین خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرمہ سیدہ نزہت امجد صاحبہ دارالعلوم جنوبی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب مرحوم کینیڈا کا دل کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپریشن کامیاب کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم رانا سعید احمد وسیم صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمود بلوچ صاحب پاکستان چپ بورڈ جہلم موٹر سائیکل کے حادثہ میں زخمی ہوئے ہیں۔ ان کا دایاں گھٹنا اور بائیں بازو کی کلائی فریکچر ہوگئی ہے۔ آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم بابر احمد صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بشریٰ اشرف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف صاحب مغل مرحوم ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کی وجہ سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم محمد اکرم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع وہاڑی تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ فضہ مشال بعمر ایک سال چند دنوں سے کافی علیل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل و کرم سے بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

۞ سٹیٹ بینک آف پاکستان کو ہیڈ مارکیٹنگ، منیجر سروس اینڈ کوالٹی، مارکیٹنگ منیجر (اوورسیز)، مارکیٹنگ منیجر (لوکل)، پراڈکٹ ڈویلپمنٹ منیجر، اسسٹنٹ منیجر آئی ٹی اور کوآرڈینیٹر (فنانشل افیئر) کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ ماسٹر سینٹری فٹنگ انڈسٹریز لمیٹڈ اور ماسٹر پولی پلاسٹک کو میل/فی میل ٹرینی انجینئر مکینیکل/الیکٹریکل/الیکٹرونکس/میٹالرجیکل/کیمیکل/انڈسٹریل/HVAC سپیشلائزیشن کیلئے فریش کینڈیڈیٹ اور آپریشنل منیجر، منیجر آئی ٹی، پبلک ہیلتھ انجینئر، CAD آپریٹر الیکٹریکل/مکینیکل کمپیوٹر آپریٹر، منیجر ایچ آر، ایچ آر آفیسر اور پبلک ریلیشن آفیسر کی آسامیوں کیلئے 2 سے 5 سالہ تجربہ کار افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ کومیسٹس انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کو اپنے اٹک کیمپس کے لئے الیکٹریکل، مینجمنٹ سائنس، کمپیوٹر سائنس، میتھ میٹکس اور ہیومینٹیز کے سبجیکٹس کیلئے پروفیسرز کی ضرورت ہے۔

۞ دی ٹرسٹ اسکول (TEDDS) کو منیجر پبلک ریلیشن (میل) کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جنہوں نے مارکیٹنگ میں ماسٹر ڈگری حاصل کی ہو اور عمر کی حد 30 سے 40 سال تک ہو اس جاب کیلئے اپلائی کر سکتے ہیں۔

۞ Detshe Gesellshaft (Giz) کو میٹرک/انٹر پاس افراد سے ریسپشنسٹ اور ڈرائیور کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ ٹویو ناسک برانڈ بنانے والی کمپنی طارق گلاس انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ کو ٹیکنیکل آفیسر، پرچیز آفیسر، اسسٹنٹ ٹیکنیکل آفیسر، چائنیز انٹرپریٹر، سول سپروائزر، لیب اینالسٹ/اسسٹنٹ لیب اینالسٹ اور کوالٹی اشورنس آفیسر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جنہوں نے B.A B.Sc تک تعلیم حاصل کی ہو اور متعلقہ شعبہ میں 5 سے 7 سال کا تجربہ ہو، درخواست دینے کے اہل ہیں۔

۞ ای ڈرائیو ٹیکنالوجیز کو انٹر/گریجوایشن پاس دو سالہ تجربہ کار سیلز ایگزیکٹو اور ڈیٹا انٹری آپریٹر کی ضرورت ہے۔

۞ اے، آئی ٹیکسٹائل فیصل آباد کو سٹچنگ پراڈکشن منیجر کی خالی آسامیوں کیلئے موزوں افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ آسک ڈویلپمنٹ کو کال سینٹر ایجنٹس (ان باؤنڈ) اور کورپوریٹ مارکیٹنگ ایگزیکٹو کی ضرورت ہے۔

۞ نشاط پاور لمیٹڈ کو ڈپٹی منیجر الیکٹریکل کی خالی آسامیوں کیلئے B.Sc الیکٹریکل انجینئر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جن کا 4 سے 7 سال کسی پاور پلانٹ پر کام کرنے کا تجربہ ہو درخواست دینے کے اہل ہیں۔

۞ کوہ نور ملز لمیٹڈ کو منیجر ٹریننگ آفیسر (مارکیٹنگ) کی آسامیوں کیلئے ماسٹر لیول ایجوکیشن ہولڈرز کی ضرورت ہے۔

۞ ہیکو آئس کریم بنانے والی کمپنی پاکستان فروٹ جوس کارپوریشن پرائیویٹ لمیٹڈ کو اسسٹنٹ منیجر پراڈکشن اور اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 17 نومبر 2013ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

بقیہ از صفحہ 6 دورہ حضور انور ایدہ اللہ

نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور حکمت سے پُر شخصیت ہیں اور آج ہمیں آپ کی حکیمانہ باتیں سننے کا موقع ملا۔ میرا حلقۂ انتخاب یہاں سے کافی دور ہے لیکن اس کے باوجود میں یہاں آنا چاہتا تھا تا کہ میں خلیفہ کی باتیں سن سکوں اور ان کو خوش آمدید کہہ سکوں۔ آپ سب احمدی بہت اچھے لوگ ہیں اور آج کی تقریب غیر معمولی تھی۔

☆ **پولیس فورس سے تعلق رکھنے والے Mr. Daryl Johnson** بھی اس تقریب کا حصہ تھے۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آپ کی دعوت کا شکریہ۔ حضور انور کے پُرحکمت الفاظ اور حضور انور کی صحبت فی الحقیقت غیر معمولی تھی۔

☆ **وی۔ پی آف چیمبرز آف کامرس Stacy McKintosh** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا مجھے جماعت احمدیہ پر فخر ہے۔ آج کی یادگار تقریب کو میں کبھی بھلا نہیں پاؤں گا۔

☆ **ایک مہمان Chris Rose** نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج کی شام بہت ہی خاص تھی۔ حضور انور کی طرف سے دیا گیا پیغام نہایت اعلیٰ تھا اور محبت، امن اور لوگوں کے مابین معاشرتی شعور و یکجہتی کی اہمیت کو اجاگر کرنے والا تھا۔

اس تقریب کے اختتام پر آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت مسرور میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

22 نومبر 2013ء

6:15 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
8:05 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 pm	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:20 pm	راہ ہدیٰ
4:05 pm	دینی وفقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 نومبر 2013ء
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

غذائیت کی کمی سے بچوں کی تعلیمی کارکردگی متاثر

غذائیت کی کمی سے دنیا میں ایک چوتھائی بچوں کی تعلیمی کارکردگی متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق غذائیت سے بھرپور خوراک کی کمی بچوں کے لکھنے پڑھنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتی ہے، رپورٹ بھارت، ویت نام، پیرو اور ایتھوپیا میں ہزاروں بچوں پر تحقیق کے بعد مرتب کی گئی جس میں بتایا گیا ہے کہ غذائی کمی کے شکار بچے متوازن غذا لینے والے بچوں کی نسبت زیادہ کمزور اور پڑھنے لکھنے میں بھی پیچھے ہوتے ہیں۔ترقی پذیر ممالک غذائیت کی کمی کی وجہ سے ناخواندگی اور عددی بحران کی طرف جا رہے ہیں اور دنیا میں بچوں کی تعداد کا ایک چوتھائی حصہ غذائی کمی کے مہلک مسئلے کا شکار ہے۔

(روزنامہ دنیا 26 جولائی 2013ء)

ضرورت گھریلو ملازم

گھر کے کام کے لئے ایک ملازم/ملازمہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد صدر صاحب جماعت کی تصدیق سے آئیں۔

رابطہ مرزا عبدالصمد احمد: 03007719850

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔نومبر

طلوع فجر	5:17
طلوع آفتاب	6:40
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:08

گل احمد، نشاط، اتحاد اور فردوس کی مکمل ورائٹی
نیز بہترین فینسی ورائٹی کا مرکز

لبرٹی فیبرکس

اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ: 92-47-6213312

ضرورت ہے

(1) سیلز مین عمر 25 سے 35 سال اور تعلیم کم از کم میٹرک ہو
(2) چوکیدار عمر 35 سے 50 سال ہو۔

تاریخ انٹرویو مورخہ 28 نومبر بروز جمعرات 11 بجے صبح

خواہشمند حضرات اپنے صدر صاحب حلقہ یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ہمراہ رابطہ کریں۔

PH:04237932514,04237932515

میاں بھائی پٹہ کمانی میکر

گلی نمبر 5۔الفرخ مارکیٹ جی ٹی روڈ
کوٹ شہاب الدین شاہدرہ لاہور

Skylite .communications

STAFF REQUIRED

Minimum Graduate Required with Computer Knowledge

JOB OPPORTUNITY	SALARY
PHP Developer	Rs. 30,000
Senior Web Developer	Rs. 20,000
Manager Sales & Marketing	Rs. 35,000
Sales Representative (Online Marketing)	Rs. 15,000

Send your CV to: jobs@skylite.com
SKYLITE COMMUNICATIONS
Gol Bazar Rabwah First Floor Bank Al-Falah Phone: 0476215742

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر — ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)

عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

اٹھوال فیبرکس

چکن بریزہ، جرمن لیلن، اتحاد کاٹن، بے بی کاٹن، لیلن شرٹ پیس، مرینہ شرٹ پیس اور شال کی زبردست ورائٹی

پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر اٹھوال 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

FR-10

STUDY IN GERMANY

www.ErfolgTeam.com *in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offer you:*

Session-April -2014
Admissions Open

1. Quick Package for Universities in Germany

Start learning German language in Germany
Opportunities for Intermediate (12th Class), Bachelors & Masters Students in all fields
No need to learn German language in Pakistan
(Starting installment only 2000Euros)
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
Time duration for the whole process/embassy appearance: around 4 to 6 months

2. Direct Package at FH Aachen University in Germany

ENGINEERING & BUSINESS PROGRAMS
From foundation year till Masters **ALL STUDY IN ENGLISH LANGUAGE**
basic requirement Matriculation/O-level/First year/Intermediate
NO BANK ACCOUNT NEEDED FOR VISA
First year + accommodation (17,000Euros total) + Bachelors & Masters is almost free, 85 Euros per month
FEE PAYABLE DIRECTLY TO FH AACHEN UNIVERSITY GERMANY
For further information please visit our partner university's homepage
http://www.fh-aachen.de/en/university/freshman/program/

3. Comfort Package with ErfolgTeam: The students who cannot afford the above mentioned packages may also apply in comfort package, in which you have to do German language in Pakistan beforehand. In this way, save the language fee in Germany. Admission also possible in English program.

Requirement: Students with Intermediate, Bachelors or Masters background
3 to 6 months German language in Pakistan

Consultancy + Admission + Documentation + Preparation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Pleasecontact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel +49 7940 5035030, **Fax**: +49 7940 5035031 **Mob**: +49 176 56433243
Web: www.ErfolgTeam.com **Email:** info@erfolgteam.com **Skype ID**:erfolgteam